آسیہ اکرم اعوان

شعبہ خواتین

تنظیم الاخوان پاکستان

پردہ

یہ ایک ایسا موضوع ہے۔ جو ہمیشہ ہی خواتین میں زیر بحث رہا ہے۔ لیکن ہر بار بات سوالات اور اعتراضات کے گرد ہی گھومتی رہی۔ ایک سوال کا جواب ابھی مکمل نہ ہو پاتا کہ کوئی دوسرا اعتراض اٹھ کھڑا ہوتا اور محفل نئے سے نیا رنگ اختیار کرتی کچھ سے کچھ ہو جاتی۔

آج میں نے یہ کوشش کی ہے کہ کوئی ایسا مضمون لکھا جائے جو ان سب سوالات و اعتراضات کا جائزہ لیتے ہوئے ہر پہلو سے مستند اور مدلل انداز میں اپنے اندر تمام جزیات کا احاطہ کئے ہوئے ہو۔

میری یہ کوشش رہے گی کہ بات مختصر مگر جامع ہو۔ اس کاوش کے لئے میں اللہ سے مدد اور توفیق کی خواستگار ہوں۔

سب سے پہلے یہ سوال اٹھتا ہے پردہ سے مراد کیا ہے؟

لغوی مفہوم

پردہ کا لغوی مفہوم گھونگھٹ' اوٹ' چھپانا اور بھید وغیرہ لفظ پردہ عربی زبان میں حجاب کے معنوں میں استعمل ہوتا ہے۔

امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں۔

الحجب و الحجاب کسی چیز تک پہنچنے سے روکنا اور درمیان میں حائل ہونا پردہ کہلاتا ہے۔ (المفردات القرآن)

اصطلاحی مفہوم

اصطلاح میں پردہ سے مراد ستر سے متعلق وہ احکام ہیں جو دین اسلام نے رائج فرمائے ہیں۔

پردہ کی ابتداء

پردہ کی ابتداء اسلام کے آنے سے نہیں۔ بلکہ اس سے قبل پردے کا تھوڑا

بہت تصور موجود تھا۔ ایک مغربی مفکر محمد مار مادیوک پکھتال اس کی تائید میں لکھتا ہے:

"The veiling of the face by women was not originally an Islamic custom. It prevailed in many cities of the East before the coming of Islam. (Islamic Culture).

انتہائی ستروں کا پردہ تمام انبیاء کی شریعتوں میں فرض رہا ہے بلکہ شرائع کے وجود سے پہلے بھی جب جنت میں شجر ممنوعہ کھا لینے کے سبب حضرت آدم و حوا علیہما السلام کا جنتی لباس اترا اور ستر کھل گیا تو انہوں نے پتوں سے اپنے جسم کو ڈھانکا اور ستر کو کھلا رکھنا جائز نہ سمجھا۔

دور قدیم میں پردہ

شائد اسی فطری حیا کے سبب دور جاہلیت میں بھی بہت سے ممالک اور اقوام میں پردہ کرنے کا رواج تھا جیساکہ روم اور یونان میں سید ابو الحسن عبدالوہاب ظہوری یونان کے پردہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"پردہ کا رواج زمانہ قدیم سے چلا آ رہا ہے قدیم یونان کی عورتیں بہت حسین و جمیل تھیں۔ ان کی عادت تھی کہ گھر سے باہر نکلتے وقت اپنے چہروں کو اپنے دامن یا کسی اوڑھنی سے ڈھانپ لیا کرتی تھیں۔" آگے چل کر لکھتے ہیں کہ

"روم کے انتہائی شان و شوکت اور قوت کے دور میں پردہ کی سخت پابندی رہی۔"

"عرب میں کئی خاندانوں کی عورتیں اور امراء کی بیویاں پردہ کرتی تھیں۔ یمن میں مشہور قبیلہ حمیر میں عورتیں ہی نہیں مرد بھی پردہ کرتے تھے۔"

دیگر شریعتوں میں پردہ

حضرت عیسیٰؑ اور حضرت موسیٰؑ کی شریعتوں میں پردے کے احکام موجود تھے۔ عورتیں پردہ کرتی تھیں۔ یہود کی مقدس کتاب تورات اور اس کے ملحقات میں

عہد نامہ" کے نام سے اور انجیل اور اس کے ملحقات میں پردہ کے احکام شامل ہیں۔"

عیسائی مذہب میں عورتوں کے متعلق اس طرح کے احکام پائے جاتے ہیں۔

"چاہئے کہ عورت چپ چاپ کمال فرمانبرداری سیکھے اور میں اجازت نہیں دیتا کہ عورت شوہر پر فرمانروا بن بیٹھے۔ بلکہ خاموشی کے ساتھ رہے کیونکہ پہلے آدم کو بنایا گیا پھر حوا کو اور آدم فریب میں نہیں آئے۔ عورت فریب کھا کر گناہ میں پھنسی۔"

شریعت اسلامی میں پردہ

دیگر مذاہب میں حاملین شریعت بعد میں افراط و تفریط کا شکار ہوئے اور عورت کو یا تو باندی بنا دیا اور یا عیش و مستی کا سامان۔ لیکن اسلام نے توازن و اصلاح کا صحیح عقلی و عملی راستہ پیش کیا۔ جس سے عورت کو معاشرہ میں اس کا جائز مقام اور مرتبہ حاصل ہوا۔

اسلام نے عورت کے لئے ماں، بہن، بیوی اور بیٹی ہر لحاظ سے اس کے جائز حقوق مقرر کئے اور دلائے اور اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے تاریخ میں پہلی مرتبہ عورت کو مرد کے برابر قرار دیا اور مساوی حقوق دلائے۔ قرآن کریم میں ہے۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ (۲، ۲۲۸)

"اور ان کے لئے ویسا ہی ہے (حق) جیسا کہ تمہارا ان پر ہے اچھے طریقے سے۔"

شریعت اسلامی نے ایک طرف تو وجود زن کو افراط و تفریط کے سلوک سے پاک کیا۔ دوسری طرف معاشرتی زندگی میں توازن و تناسب برقرار رکھنے کے لئے انہیں چند احکام و فرائض سے مقید کر دیا تاکہ وہ اپنی حدود میں رہ کر اپنی وضعداری اور وقار کا تحفظ کر سکیں۔

انہیں احکام میں سے ایک پردہ ہے جس کا باقاعدہ حکم اختلاف روایات کے ساتھ ۳ھ یا ۵ھ ہے لیکن زیادہ تر آئمہ ۵ھ ہی کو درست جانتے ہیں۔

قرآن مجید میں احکام پردہ کے متعلق ۷ آیات نازل ہوئیں جو کہ سورۂ نور اور الاحزاب میں ہیں۔ جب کہ ۷۰ احادیث ایسی ہیں جن سے وجوب پردہ ثابت ہوتا ہے۔ تو آئیے سب سے پہلے آیات قرآنی کا جائزہ لیتے ہیں۔

احکامات پردہ کی شان نزول

۱۔ ابن جریر نے لکھا ہے۔

"ایک عورت جو انصاریہ تھیں رسول پاک ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہؐ! بسا اوقات میں اپنے گھر میں ایسی حالت میں ہوتی ہوں میں نہیں چاہتی کہ اس وقت کوئی شخص مجھے اس حالت میں دیکھے اور لوگ ہیں کہ ایسی حالت میں ہمارے مردوں کے پاس گھس آتے ہیں۔ آپ ﷺ ارشاد فرمائیں اس وقت مجھے کیا کرنا چاہئے۔"

۲۔ حضرت عمرؓ نے بھی ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے کہا تھا کہ آپ ﷺ کے پاس بھلے برے لوگ سب ہی قسم کے آتے ہیں کاش آپ ﷺ اپنی ازواج کو پردے کا حکم دیں۔

۳۔ صحیح بخاری کی ایک روایت کے مطابق پردہ کی مختلف آیات کا شان نزول مختلف اوقات میں اس طرح بیان ہوا ہے۔

"ایک دفعہ حضرت سودہؓ گھر سے باہر جا رہی تھیں (رفع حاجت کی غرض سے) چونکہ باقی عورتوں سے آپ کا قد نکلا ہوا تھا اس لئے حضرت عمرؓ نے آپؓ کو پہچان لیا۔ حضرت سودہؓ چونکہ خود کو چھپا نہ سکیں اس لئے حضور ﷺ سے سارا ماجرا بیان کیا اور اس وقت آیات پردہ نازل ہوئیں۔

وحی کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ نے تمہیں گھر کے کام کاج کے لئے، دیگر گھریلو ضرورتوں اور اولاد کی پرورش کے لئے متعین کیا ہے۔"

بالکل اسی قسم کے ماحول میں سورہ الاحزاب کی آیت ۵۹ کا نزول ہوا۔

احکام پردہ کی اقسام

اسلام نے مومن عورتوں کو پردہ کے جو احکام دیئے ہیں وہ دو طرح کے ہیں۔

(ا) گھر کے اندر پردہ کرنے کے احکام۔

(۲) گھر سے باہر پردہ کرنے کے احکام۔

ا۔ گھر کے اندر کا پردہ

پہلا حکم بوقت ضرورت غیر محرم سے طریقہ کلام

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ○ ۳۳ : ۳۲

"اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم اللہ سے ڈرنے والی ہو تو دبی زبان میں بات نہ کرو۔ کہ دل کی خرابی کا مبتلا کوئی شخص لالچ میں پڑ جائے بلکہ صاف اور سیدھی بات کرو۔"

مخاطبین احکام پردہ

(ا) مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ "معارف القرآن" میں لکھتے ہیں۔

"سابقہ آیات میں ازواج مطہرات کو ایسے مطالبات کرنے سے روک دیا گیا جن کا پورا کرنا حضورؐ کے لئے دشوار ہو۔ جب انہوں نے اس کو اختیار کیا تو ان کا درجہ عام عورتوں سے بڑھا دیا گیا۔ اب ان کو اصلاح عمل اور رسول اللہ کی صحبت و زوجیت کے مناسب بنانے کے لئے چند ہدایات دی گئی ہیں۔

یہ اگرچہ ازواج مطہرات کے لئے مخصوص نہیں تمام مسلمان عورتیں اس کی مامور ہیں۔ امہات کو خصوصی خطاب کر کے متوجہ کیا گیا کہ یہ اعمال و احکام جو سب مسلمان عورتوں پر واجب ہیں۔ آپ کو اس کا اہتمام زیادہ کرنا چاہئے۔"

(۲) صاحب "تفہیم القرآن" فرماتے ہیں۔

"یہاں وہ آیات بیان ہوئی ہیں جن سے اسلام میں پردے کے احکام کا آغاز ہوا۔ امہات کو مخاطب کرنے کی غرض صرف یہ ہے کہ جب نبی کے گھر سے اس

پاکیزہ طرز زندگی کی ابتداء ہو گی تو باقی سارے مسلمان گھرانوں کی خواتین خود اس کی تقلید کریں گی کیونکہ یہی گھران کے لئے نمونہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

چنانچہ جب احکام پردہ کے بعد حضور ﷺ نے گھر کے دروازوں پر پردے لٹکوا دیئے تو دوسرے مسلمانوں نے بھی اس عمل کی تقلید کی۔

لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ (۳۲ : ۳۳)

"تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔"

(۳) "ازواج النبیؐ دنیا کی تمام عورتوں سے افضل ہیں۔ (اسرار التنزیل)

(۴) شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"یعنی تمہاری حیثیت اور مرتبہ عام عورتوں کی طرح نہیں۔ آخر اللہ نے تم کو سید المرسلینؐ کی زوجیت کے لئے منتخب فرمایا اور امہات المومنین بنایا"

(۵) تفسیر قرطبی میں ہے۔

"حضورؐ کی ازواج ہونے کی وجہ سے تمہارا مرتبہ سب سے بلند ہے اور بقیہ عورتوں کے لئے تمہاری حیثیت ایک نمونہ کی ہے۔"

اِنِ اتَّقَيْتُنَّ

"اگر تم اللہ سے ڈرنے والی ہو۔"

(۶) تفسیر قرطبی و مظہری میں ہے۔

"مقصود اس بات پہ تنبیہہ ہے کہ صرف اس نسبت و تعلق پہ بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں بلکہ تقویٰ و احکام الہیہ پہ فضیلت شرط ہے۔"

(۷) صاحب "تدبر القرآن" لکھتے ہیں

"یعنی یہ مرتبہ عالی جو ان کو عطا ہے تقویٰ کے ساتھ مشروط ہے تقویٰ پہ قائم رہیں تو سرفرازی نصیب ہو گی اور اگر یہ شرط پوری نہ کی تو ان کی مسئولیت بھی دگنی ہو گی۔"

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ (۳۲ : ۳۳)

آواز کا پردہ

(۸) "اسرار التنزیل" میں امیر محمد اکرم اعوان رقمطراز ہیں۔

"عورت کی آواز کا پردہ تو نہیں مگر ایسی صورت میں کہ کسی کو اس کی طرف گناہ کی رغبت ہو جائز نہیں حتیٰ کہ عورت کو اگر نماز میں پتہ چلے کہ امام بھول رہا ہے تو بول کر لقمہ نہ دے بلکہ ہاتھ کی پشت پہ ہاتھ مار کر مطلع کرے چہ جائیکہ ایک طبقہ طبلہ اور سارنگی پہ چلا گیا تو دوسری ٹی وی پہ نعتیں سنانے لگیں"

(۹) صاحب تدبر القرآن فرماتے ہیں۔

"خضوع کے معنی تواضع و خاکساری کے اظہار کے ہیں فلا تخضعن بالقول کے معنی ہوں گے بات کرنے میں نرمی و تواضع اختیار نہ کرو۔

فی قلبہ مرض سے وہ کینہ و حسد مراد ہے جو منافقین حضور ﷺ کے خلاف اپنے دلوں میں رکھتے تھے۔ جس کے سبب دن رات آپؐ کی ازواج کو بدنام کرنے کی کوششوں میں مصروف رہتے تھے اسی گروہ کے سرغنہ نے واقعہ افک گھڑا تھا۔"

(۱۰) تفسیر مظہری میں ہے۔

"کسی غیر محرم سے پس پردہ بات کرنے کی ضرورت بھی پیش آئے تو کلام میں نزاکت و لطافت سے پرہیز کیا جائے۔ جو فطرتاً عورتوں کی آواز میں ہوتا ہے۔ اس سے مراد وہ نرمی ہے جو مخاطب کے دل میں میلان پیدا کرے۔ مرض سے مراد نفاق یا اس کا کوئی شعبہ ہے۔ اصلی منافق سے تو ایسا طمع سرزد ہونا ظاہر ہی ہے لیکن جو آدمی مومن مخلص ہونے کے باوجود کسی کے حرم کی طرف مائل ہوتا ہے وہ منافق نہ سہی مگر ضعیف الایمان ضرور ہے۔

(۱۱) شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"غیر مردوں سے بات کرتے ہوئے بہ تکلف ایسا لہجہ اختیار کریں جس میں قدرے خشونت اور روکھا پن ہو۔

(۱۲) تفسیر مظہری میں ہے۔

"اس آیت کے نزول کے بعد امہات المومنین اگر غیر مرد سے بات کرتیں تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر بولتیں تاکہ آواز بدل جائے۔"

(۱۳) عمرو بن العاص ﷛ سے مروی ہے۔

ان النبی نھی ان یکلم النساء الا باذن ازواجھن۔

یعنی حضور ﷺ نے منع فرمایا کہ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر غیر مرد سے بات کرے۔"

دوسرا حکم "سکونت فی البیت"

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی(۳۳:۳۳)

"اپنے گھروں میں ٹک کر رہو اور سابق دور جاہلیت کی سی سج دھج دکھلاتی نہ پھرو"

لغوی تشریح

قرن۔ "اہل لغت اس کو "قرار" سے ماخوذ بتاتے ہیں اور بعض اس کو وقار سے۔ اگر اس کو قرار کے معنوں میں لیا جائے تو معنی ہوں گے "قرار پکڑو' ٹک جاؤ" اور اگر وقار کے معنوں میں لیا جائے تو مطلب ہوگا سکون سے رہو۔" (تفہیم القرآن)

تبرج

عربی میں اس کے معنی نمایاں ہونے' ابھرنے اور کھل کر سامنے آنے کے ہیں ہر ظاہر اور مرتفع چیز کے لئے عرب لفظ "برج" استعمال کرتے ہیں۔ (تفہیم القرآن)

تبرج کے اصلی معنی ظہور کے ہیں اور اس جگہ اس سے مراد اپنی زینت کا اظہار ہے۔ (معارف القرآن)

جاہلیت الاولیٰ

"جاہلیت سے مراد ہر وہ طرز عمل ہے جو اسلامی تہذیب و ثقافت اور اسلامی اخلاق و آداب اور اسلامی ذہنیت کے خلاف ہو۔ جاہلیت اولیٰ سے مراد وہ برائیاں

ہیں جن میں اسلام سے پہلے عرب اور دنیا بھر کے لوگ مبتلا تھے۔"

تفسیر آیت

(۱) ابرار التنزیل میں امیر محمد اکرم اعوان فرماتے ہیں۔

"اسلام نے ازواج مطہرات کو حکم دے کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ کسی بھی مسلمان خاتون کے لئے بلاضرورت گھر سے باہر نکلنا جائز نہیں ہاں ضرورت سے منع نہیں فرمایا۔ اس لئے قرن فی بیوتکن کے سلسلے میں حضرت عائشہؓ پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ حج پر کیوں گئیں یا بصرہ کیوں تشریف لے گئیں۔ یہیں سے جنگ جمل کو بھی باعث اعتراض مانا جاتا ہے جو کہ سرے سے وقوع پذیر ہی نہیں ہوئی۔"

(تفصیل کے لئے دیکھئے ـــــ جلد ۷، صفحہ نمبر ۱۵۶۔ ۴۶)

(۲) صاحب "تفہیم القرآن" فرماتے ہیں

"اس آیت کا منشا یہ ہے کہ عورت کا اصل دائرہ عمل اس کا گھر ہے جہاں رہ کر اطمینان کے ساتھ اسے اپنے فرائض انجام دینے چاہئیں اور گھر سے باہر صرف بوقت ضرورت ہی نکلنا چاہیے۔"

(۳) حضور ﷺ کی حدیث اس بات کو زیادہ واضح کرتی ہے۔ حافظ ابوبکر بزار حضرت انس ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ

"عورتوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ ساری فضیلت تو مرد لوٹ لے گئے وہ جہاد میں شرکت کرتے ہیں، خدا کی راہ میں بڑے بڑے کام کرتے ہیں ہم کیا کام کریں کہ ہمیں بھی مجاہدین کے برابر اجر ملے۔ تو آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا

مَنْ قَعَدَتْ مِنْكُنَّ فِي بَيْتِهَا فَإِنَّمَا تُدْرِكُ عَمَلَ الْمُجَاهِدِيْنَ

"تم میں سے جو گھر میں بیٹھے گی وہ مجاہدین کے عمل کو پائے گی۔"

مطلب یہ کہ مجاہدین اسی وقت خدا کی راہ میں لڑ سکتے ہیں جب وہ اپنے گھر کی طرف سے مطمئن ہوں کہ بیوی گھر اور بچوں کو سنبھالے ہوئے ہے اسی لئے عورت گھر بیٹھ کر اس کے اجر میں برابر کی شریک ہو گی۔

(۴) "قرار بیوت سے مواقع ضرورت مستثنیٰ ہیں۔" "معارف القرآن" میں

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

قرن فی بیوتکن میں عورتوں پر قرار فی البیوت واجب کیا گیا ہے یعنی عورت کا گھر سے باہر نکلنا مطلقاً ممنوع اور حرام ہے۔ مگر اول تو خود اسی آیت میں ولا تبرجن سے اس طرف اشارہ کر دیا گیا کہ مطلقاً" خروج بضرورت ممنوع نہیں بلکہ وہ خروج ممنوع ہے جس میں زینت کا اظہار ہو۔"

(۵) اس سلسلہ میں حضورؐ کا امہات المومنین کو خطاب موجود ہے۔

قَدْ اَذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ ط

"تمہارے لئے اس کی اجازت ہے کہ اپنی ضرورت کے لئے گھر سے باہر نکلو۔" (بخاری و مسلم)

تیسرا حکم استیذان

۱ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ .

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ (۳۳ : ۵۳)

"اے ایمان والو نبی کے گھر میں بلا اجازت داخل نہ ہوا کرو..... اور جب نبی کی بیویوں سے تمہیں کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لئے زیادہ مناسب ہے۔"

چنانچہ ان احکام کی تعمیل کے لئے گھروں کے باہر پردے لٹکا دیئے گئے داخلے کے لئے اجازت شرط قرار دی گئی اور حسب ضرورت بات پردے کی اوٹ سے کی جاتی۔ ایک پاکیزہ معاشرے کے عمل میں آنے کے لئے یہ انتہائی احسن اقدام تھے۔

گھریلو زندگی کی حرمت استحکام معاشرہ کا ذریعہ ہے اسی لئے اسلام نے گھریلو زندگی کے آداب و حرمت پر بہت زور دیا ہے۔ قرآن کریم میں ایک اور مقام پر یہ حکم یوں آیا ہے۔

2 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى

تَسْتَأْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَھْلِھَا ۔ الخ (۲۸-۲۷:۲۴)

اے ایمان والو! کسی کے گھر بغیر اجازت کے داخل نہ ہو سوائے اپنے گھر کے حتی کہ اجازت نہ لے لو یا اس کے رہنے والوں پہ سلامتی نہ بھیج چکو۔"

پردہ کی طرف یہ پہلا قدم ہے کہ گھروں کو باپردہ بنایا جائے اور پھر خواتین کو وہاں ٹھکانہ کرنے کا حکم ہے۔

(۳) "اگر کسی شخص نے اذن ملنے سے پہلے دروازے کا پردہ ہٹا کر گھر کی کوئی پوشیدہ چیز دیکھ لی۔ تو اس نے اس حد کو چھوا جس تک اسے نہیں پہنچنا چاہئے تھا۔ اگر نظر ڈالتے وقت گھر کے آدمی نے سامنے آ کر اس کی آنکھ پھوڑ دی تو میں اس کی حمایت کروں گا۔ لیکن اگر کوئی کھلے دروازے کے پاس سے گزرا۔ اچانک نظر پڑ گئی تو اس کی خطا نہیں پھر خطا گھر والوں کی ہے۔" (حدیث نبوی)

(۴) اسرار التنزیل میں امیر محمد اکرم اعوان لکھتے ہیں

"اب معاشرے میں ایسے احکامات ہی کو روکنے کا ارشاد فرمایا جا رہا ہے جن سے بے حیائی پھیلنے کا اندیشہ ہو۔ اس میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جب مسلمان دوسرے کے گھر جائے تو بغیر اجازت اندر نہ داخل ہو۔ سوائے اپنے گھر کے۔ بلکہ مستحب ہے کہ اپنے گھر میں بھی کھانس کر آئے۔ دکانیں' مساجد' خانقاہیں اور سرائے وغیرہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ یہ عام استفادہ کے لئے ہوتے ہیں۔"

چوتھا حکم۔ تفصیل محرمات

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَاۗىِٕهِنَّ وَلَآ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ
وَلَآ اَبْنَاۗءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَا نِسَاۗىِٕهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ
وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا (۵۵:۳۳)

"ازواج نبی کے لئے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ ان کے باپ'

ان کے بیٹے' ان کے بھائی' ان کے بھائیوں کے بیٹے' ان کی بہنوں کے بیٹے' ان کے میل جول کی عورتیں او ر ان کے خادم گھروں میں آئیں اور تمہیں اللہ کی نافرمانی سے بچنا چاہئے بے شک اللہ ہر شے پر گواہ ہے۔"

اس آیت مبارکہ میں محرمات کی تفصیل بیان ہوئی ہے کہ کون کون سے اشخاص محرم شمار ہوتے ہیں اور خاتون خانہ ان کے سامنے گھر میں اندر باہر آزادانہ آ جا سکتی ہے۔

(۱) صاحب اسرار التنزیل فرماتے ہیں۔

"عورت کی زیب و زینت بھی مردوں کو متوجہ کرنے کا ایک سبب ہے اس لئے ہر ایک کے سامنے بناؤ سنگھار کی نمائش جائز نہیں جن جگہوں کو بحالت نماز کھلا رکھنے کا حکم ہے تو گھر کے اندر پردہ کا معیار یہی ہے ہاں گھر سے باہر ان کو بھی ڈھانپ لینا چاہئے گھر کے اندر جن محرمات کا ذکر ہے ان سے پردہ نہ ہو گا۔"

(۲) صاحب اسرار التنزیل مزید لکھتے ہیں کہ

"مفسرین کرام نے یہاں یہ بات بھی نقل کی ہے کہ غیر مسلم عورت سے بھی مومن عورت پردہ کرے گی۔ لیکن کنیز اور غلاموں سے پردہ نہ کیا جائے گا۔ نہ ہی ایسے مردوں سے پردہ ہو گا جو حواسوں میں نہ رہیں اور نہ ہی نابالغ بچوں سے۔"

(۳) سورۃ النور آیت نمبر ۳۱ میں ان محرمات کی تفصیل زیادہ مفصل آئی ہے۔

"اور بناؤ سنگھار نہ ظاہر کریں مگر ان لوگوں کے سامنے' شوہروں' شوہروں کے باپ' اپنے بیٹے' اپنے میل جول کی عورتیں' اپنے مملوک وہ زیردست مرد جو کسی اور قسم کی غرض نہ رکھتے ہوں اور وہ بچے جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے ابھی واقف نہ ہوئے ہوں"

(۴) صاحب تفہیم القرآن رقمطراز ہیں

"اصل میں لفظ آباء استعمال ہوا ہے جس کے مفہوم میں باپ ہی نہیں دادا پردادا اور نانا پرنانا بھی شامل ہیں"

اگر ہم سادہ لفظوں میں سمجھنا چاہیں تو گھر کے اندر عورت کا ستر وہی ہونا چاہئے جو بحالت نماز واجب ہے یعنی کلائیوں تک بازو' ٹخنوں تک شلوار' اور سر پر اوڑھنی اتنی بڑی کہ کمر تک کے بال اور سامنے سے پیٹ چھپ جائے۔

۲۔ گھر سے باہر پردے کا حکم

پانچواں حکم۔ گھر سے باہر ہیئت حجاب

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (الاحزاب الف ۳۳:۵۹)

۔"اے نبیؐ! اپنی بیویوں' بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔ یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے۔ تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور ان کو ستایا نہ جائے اور اللہ درگزر کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

لغوی تشریح

"یدنین" اس کا مصدر ادناء ہے اس کا معنی ہے قریب کر لینا' لپیٹ لینا جب یہ لفظ حرف جار علیٰ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے تو اس کا معنی محض لپیٹ لینا نہیں بلکہ اس میں ارخاء یعنی لٹکا لینے کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے جسے ہم اپنی زبان میں گھونگھٹ نکال لینے یا پلو پھیلانے کے الفاظ میں استعمال کرتے ہیں۔

اگر یہاں اس کا مفہوم چادر اوپر ڈالنے تک محدود ہوتا تو (یدنین علیھن" کے بجائے یدنین الیھن یعنی (جار علیٰ کے بجائے الیٰ استعمال ہوتا۔)

اسی فرق سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ چادر کو جسم کے اوپر اس طرح لپیٹ لینا ہے کہ اس کے ایک حصے سے پلو چہرے پہ لٹکا لیا جائے "ایک حصہ" لفظ من میں موجود ہے یعنی (من جلا بیبھن) جلباب یا جلا بیبھن۔

عربی زبان میں جلباب اس بڑی چادر کو کہتے ہیں جو اوپر سے اس مقصد کے لئے اوڑھی جاتی ہے کہ وہ لباس اور پورے جسم کو ڈھانپ لے۔

تفسیر آیت "ہیت حجاب"

(۱) طبری میں محمد ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عبیداللہ سلیمانی رحمۃ اللہ علیہ سے آیت مذکورہ کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے اپنی چادر اٹھائی اور پورا سر اور پیشانی اور پورا منہ ڈھانپ کر دائیں طرف والی آنکھ کو کھلا رکھا۔"

(۲) ابن جریر اور ابوحیان نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

"عورت جلباب کو ماتھے کے اوپر سے موڑتے ہوئے باندھ دے۔ پھر اسے ناک کے اوپر سے لے جاتے ہوئے یوں بل دے کہ اس کی دونوں آنکھیں کھلی بھی رہیں تو سینے اور جسم کے ساتھ چہرے کا بڑا حصہ چھپا ہوا رہے۔"

(۳) علامہ ابو سعود کہتے ہیں۔

"جلباب سے مراد وہ چادر ہے جسے عورت اپنے سر پہ بل دے کر اس طرح اوڑھتی ہے کہ اس کا باقی حصہ لٹک کر اس کے سینہ کو ڈھانپ لے یعنی خواتین اپنے چہروں اور جسموں کو جلباب سے ڈھانپ لیں جب کہ وہ ضرورت کے تحت گھروں سے باہر جا رہی ہوں۔"

(۴) امام سعدی رحمۃ اللہ علیہ جلباب اوڑھنے کا یہ طریقہ بیان کرتے ہیں

"عورت چادر کو اس طرح اوڑھے کہ اس کی پوری پیشانی ایک آنکھ اور تمام تر چہرہ چھپ جائے۔"

(۵) علامہ ابن سعد، محمد بن کعب القرظی، امام واحد اور علامہ ابن

الجوزی ؒ سے بھی اسی طرح کا طریقہ منقول ہے کہ چہرہ اور ایک آنکھ کو ڈھانپا جائے۔"

(۶) ابوبکر حصاص ؒ لکھتے ہیں

"اس آیت میں یہ دلیل ہے کہ عورتیں اجنبی مردوں سے اپنے چہرے کو چھپا کر رکھیں۔ انہیں یہ بھی حکم دیا گیا کہ گھر سے نکلتے وقت ستر اور عفت کی حفاظت کریں تاکہ مشکوک لوگ ان سے غلط امید و طمع نہ کریں"

(۷) اسرار التنزیل میں امیر محمد اکرم اعوان فرماتے ہیں

"یعنی جب وہ باہر نکلا کریں تو چادر لے کر اس کا ایک حصہ سر سے چہرے پہ سرکا لیا کریں۔ یہاں شرعی پردہ کی وضاحت فرما دی کہ مقصد نمائش نہیں وجود کو ڈھکنا اور لوگوں کی نگاہوں سے بچانا ہے۔ لہٰذا عورتیں چادریں لے کر نکلیں اور سر سے تھوڑا سا منہ پہ کھینچ لیا کریں۔"

قرن اول میں پردہ کی ہیت و شکل

(۱) چہرہ کے پردہ کے بارے میں تاریخ اسلام کے ہر دور میں مسلمانوں کا طرز عمل یہ رہا ہے کہ تقریباً" تمام مفسرین چہرہ کو چھپانے کا حکم نقل کرتے چلے آ رہے ہیں۔

(۲) چاروں مکاتب فقہ کے مفسرین اسی نقطہ نگاہ کی حمایت میں رہے ہیں یہ فقط ایک نظری مسئلہ نہیں رہا بلکہ عملی تواتر سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ آیت حجاب نازل ہونے کے بعد ازواج مطہرات اور تمام صحابیات نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے چہرہ ڈھانپنا شروع کیا اور یہ طریقہ پورے مسلم معاشرے میں رائج ہو گیا۔

(۳) امام عبدالرزاق' حضرت ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ

"قرآن کی آیت" یدنین علیھن من جلا بیبھن کے نازل ہونے کے بعد انصاری عورتیں اپنے گھروں سے اس وقار اور آہستگی سے نکلتی تھیں گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں اور گھروں سے نکلتے وقت وہ

اپنے آپ کو چھپانے کے لئے بڑی بڑی سیاہ چادریں اوڑھ لیتیں۔"

عہد نبوی میں صورت حجاب

مثالیں

(۱) واقعہ افک کے حوالے سے حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ جب میں نے دیکھا کہ قافلہ چلا گیا ہے تو میں بیٹھ گئی اور نیند کا ایسا غلبہ ہوا کہ میں سو گئی اور جب صفوان ؓ بن معطل وہاں سے گزرے تو وہ مجھے دیکھتے ہی پہچان گئے کیونکہ احکام حجاب سے قبل انہوں نے مجھے دیکھا تھا۔ دیکھتے ہی انہوں نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا تو اس آواز سے میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اپنا چہرہ پردے سے ڈھانپ لیا۔"

(۲) حضرت عائشہؓ کے پاس ایک نابینا آئے تو انہوں نے پردہ کیا کہا گیا وہ تو نابینا ہیں۔ آپؓ نے فرمایا "میں تو دیکھ سکتی ہوں"

(۳). احکام احرام میں ہے

"احرام باندھنے والی عورت نقاب اور دستانے نہ پہنے۔"

یہاں نقاب سے روکنا اس بات کی دلیل ہے کہ بحالت دیگر نقاب ضروری ہے۔

(۴) کہ حج کے سفر میں ہم حالت احرام میں مکہ جا رہی تھیں جب مسافر ہمارے پاس سے گزرتے تو ہم عورتیں اپنی چادریں کھینچ کر اپنے چہروں پہ ڈال لیتیں۔ اور جب وہ گزر جاتے منہ کھول دیتیں۔

متقی عورتیں جب حالت احرام میں اس قدر احتیاط کرتی تھیں تو عام حالت میں کیا عالم ہو گا۔

چھٹا حکم۔ اعمال صالح کی تلقین اور محافظت للغیب

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ

وَالْخَاشِعِيْنَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ
وَالصَّائِمِيْنَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحَافِظٰتِ
وَالذَّاكِرِيْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ اَعَدَّ اللهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ (۳۳:۳۵)

تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں اور بندگی کرنے والے مرد اور بندگی کرنے والی عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور خشوع والے مرد اور خشوع و خضوع رکھنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اور حفاظت کرنے والے مرد اپنی شہوت کی جگہ کو اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور یاد کرنے والے مرد اللہ کو بہت سا اور یاد کرنے والی عورتیں۔ اللہ کے ہاں ان کے لئے ہے معافی اور اجر عظیم۔"

(ا) تفسیر از روئے اسرار التنزیل

"قبول اسلام اور اتباع شریعت بھی ایک کھیتی ہے جیسے زمین تیار کرنا بیج ڈالنا' حفاظت کرنا اور پھر اس کے نتیجے میں اللہ کی رحمت سے پھل حاصل کرنا ہوتا ہے۔

بے شک اسلام قبول کرنے والے مرد ہوں یا خواتین انہیں قبول اسلام سے یقین کی دولت نصیب ہوتی ہے اور دولت ایمان و یقین سے مردوں اور عورتوں کو عبادت و اطاعت کی توفیق ارزاں ہوتی ہے عبادت الٰہی بندے کو سچا اور کھرا بناتی ہے اور سچے اور کھرے مرد و خواتین کو نیکی پر استقامت اور گناہوں سے بچاؤ اور تکالیف و مشکلات جو اس راہ میں پیش آئیں ان پر صبر کرنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے اور یوں انہیں خشیت الٰہی یعنی خلوص قلب سے اللہ کی عظمت سے لرزاں و ترساں بھی رہنا اور اس کی عبادت پہ کاربند اطاعت کرتے رہنا اور روزہ رکھنے والے مرد اور خواتین۔ یعنی ان

لوگوں کو اللہ کی طرف سے فرشتوں جیسے اوصاف اپنانے کی توفیق عطا ہو جاتی ہے اور یوں انسانیت کے بہت بڑے فتنے اور شہوت نفس کا مقابلہ کرنے کی طاقت عطا ہوتی ہے۔

لہذا ارشاد ہوا اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور خواتین اور یوں ساری کھیتی کا پھل اور حاصل سمیٹنے والے مرد و خواتین کہ کثرت سے ذکر اللہ کرنے والے خواتین و حضرات ایسے خوش نصیب ہیں کہ ان کے لئے اللہ کی بخشش اور اجر عظیم ہے۔

ذکر تمام عبادات کا حاصل بھی ہے اور حاصل یا پھل ہی بیج بھی ہوتا ہے اس لئے قرآن نے کثرت ذکر کا حکم دیا ہے۔ زبانی عمل کے ساتھ ساتھ قلبی ذکر کا بھی حکم دیا اور اگر کسی کو ذکر قلبی نصیب ہو جائے تو علی الترتیب یہ تمام کمالات نصیب ہوتے چلے جاتے ہیں اور یوں وہ مغفرت الٰہی کا مستحق قرار پاتا ہے۔

(۲) محافظت للغیب

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ (۴: ۳۴)

"نیک عمل کرنے والی' بندگی کرنے والی اور غیب میں حفاظت کرنے والی

یہاں ایک مسلمان خاتون کی صحیح تصویر پیش کی جا رہی ہے کہ اسے کن کن صفات کا حامل ہونا چاہیے۔

حفظت میں ہر طرح کی امانت کی حفاظت شامل ہے کہ وہ گھر کے اندر ہو یا باہر' شوہر کا مال' نسب' حمل اور راز وغیرہ سب کی امانت دار تصور ہو گی۔ اور اسلام اس سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ خاوند کی عزت و ناموس کی حفاظت کرے۔

(۳) نگاہیں نیچی رکھنا

قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ (۲۴: ۳۱)

"اے نبیؐ! اپنی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔"

(۴) "تفسیر از روئے اسرار التنزیل"

جدید سائنٹیفک اپروچ

جدید سائنس آج پہنچی ہے کہ ہر انسان سے کچھ شعاعیں خارج ہوتی ہیں جن میں جنسی شعاعیں بھی شامل ہوتی ہیں اور یہ نگاہ سے فضا میں منتشر ہوتی ہیں ہر انسان کی شعاعوں کی ایک فریکونسی ہوتی ہے اگر کسی مرد کی عورت سے اور عورت کی مرد سے فریکونسی ملتی ہو تو جیسے نگاہیں چار ہوں گی ایک دوسرے کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ جس قدر فریکونسی میں زیادہ مطابقت ہو گی اتنی شدت سے خواہش کریں گے لیکن اگر نگاہیں نہ ملیں تو یہ حادثہ نہ ہوتا۔ سبحان اللہ! سائنس آج اس حکم کی حکمت جان سکی۔

اسلام نے صرف مومن عورتوں کو ہی نہیں مومن مردوں کو بھی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے۔

یعنی اول تو عورت کا مقام اس کا گھر ہے اگر بوقت ضرورت باہر نکلنا پڑے تو وہ اپنی آواز کو پست رکھے۔ راستے کے کنارے پہ حجاب کے اندر رہتے ہوئے چلے اور اپنی نگاہیں راہ پر جمائے ہوئے چلے۔ خواہ مخواہ لوگوں کی طرف نہ دیکھے۔ دکانوں کے اندر جھانکتے ہوئے منہ اٹھا کر نہ چلے جیسا کہ آج کل عام وطیرہ ہے۔

(۵) حضرت ام سلمہؓ اور حضرت میمونہؓ حضورؐ کے پاس بیٹھی تھیں اتنے میں ایک نابینا صحابی عبداللہ ابن ام مکتومؓ تشریف لائے۔ حضرت محمد ﷺ نے ازواج سے فرمایا۔ ان سے پردہ کرو۔ بیویوں نے کہا یارسول اللہ! کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ نہ ہمیں دیکھیں گے نہ پہچانیں گے۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کیا تم دونوں بھی اندھی ہو تم انہیں نہیں دیکھ سکتیں۔ حضرت ام سلمہؓ

نے وضاحت فرمائی یہ واقعہ حجاب کی آیات نازل ہونے کے بعد کا ہے۔

نوٹ : اس حدیث کو حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث کے ساتھ (جو کہ پہلے گزر چکی ہے) خلط ملط کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ الگ حدیث ہے اور وہ اس سے الگ ہے۔

ساتواں حکم لباس کے احکام

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا

"اے اولاد آدم! تم پر لباس اس لئے اتارا ہے کہ تمہارے جسموں کو ڈھانپے اور تمہارے لئے زینت کا موجب ہو۔"

لباس مرد و زن کے لئے اللہ کریم نے ستر پوشی اور زینت کا سبب قرار دیا ہے اور اسے فطرت انسانی میں داخل فرمایا کہ ایک فطری حیا اسے اپنا جسم ڈھانپنے پہ مجبور کرتا ہے۔ جیسا کہ حضرت آدمؑ و حوا نے پتوں سے اپنا ستر چھپایا۔

لباس کے متعلق مرد و عورت کا ستر جدا جدا ہے عورت سرتاپا ستر ہے صرف ہاتھ' پیر اور چہرہ اس سے مستثنیٰ ہیں اور یہ صورت حجاب فی البیوت کی ہے۔ اس سلسلے میں مزید وضاحت اس حدیث میں پائی جاتی ہے۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ

"اللہ کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو لباس پہن کر بھی ننگی ہیں"

یعنی یا تو لباس بہت چست ہے اور یا بہت باریک۔

تو دونوں صورتوں میں لباس پہننے والیوں پہ لعنت فرمائی۔

وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ (۲۴:۳۱)

"اور اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلا کریں کہ انہوں نے جو زینت چھپا رکھی ہو اس کا علم لوگوں کو ہو جائے۔"

دور جاہلیت میں عورتیں پاؤں میں کڑے اور جھانجھر وغیرہ پہن کر اٹھلا اٹھلا کر چلتی تھیں اور ہر کسی کا دھیان اس طرف جاتا تھا۔ اس لئے بجنے والا زیور پہن

کر گلیوں اور راہوں میں چلنے سے منع فرمایا۔

اسرار التنزیل میں ہے

"پازیب کی جھنکار یا چوڑیوں کی کھنک وغیرہ زینت کی حفاظت میں آئیں گے۔ علماء کے نزدیک مزین برقع وغیرہ بھی ممنوع ہے۔"

سورہ نور میں ہے

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ (آیت نمبر ۳۱)

"اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں۔"

ان تمام احکامات کو اگر جمع کیا جائے تو ایک مسلمان خاتون کا لباس قرآنی ہدایات کے مطابق یوں ہو گا کہ

"خاتون کا جسم چہرے' ہاتھوں اور پیروں کے علاوہ پوری طرح سے ڈھکا ہوا ہو۔ لباس ڈھیلا ڈھالا ہو۔ اور کپڑا بہت باریک نہ ہو۔ لباس پہ ایسے زیورات نہ ٹانکے جائیں جو بجتے ہوں مثلاً" سکے یا گھنگھرو وغیرہ۔ خصوصاً" ایسے لباس کو پہن کر گھر سے باہر نہیں جانا چاہئے اور حدیث پاک کے مطابق عورت خوشبو لگا کر گھر سے باہر نہ نکلے۔

پردہ سے متعلق چند احادیث

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :۔

"پردے کے بارے میں مجھ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا۔ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب پردہ کی آیات نازل ہوئیں اس وقت حضرت زینبؓ بھی تشریف فرما تھیں۔ حضور ﷺ نے میرے اور ان کے بیچ پردہ لٹکا دیا۔"

(۲) حضور ﷺ نے فرمایا :۔

"عورت اس وقت اپنے رب سے زیادہ قریب ہو گی جب وہ گھر کے اندر ہو گی۔ (مسلم)

(۳) جامع ترمذی میں ہے :۔

"عورت سرتاپا پردے کی چیز ہے جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے اور اسے مسلمانوں میں برائی کا ذریعہ بناتا ہے۔"

(۴) بخاری و مسلم کی ایک حدیث ہے :۔

"اللہ کی بندیوں کو مسجدوں سے نہ روکو۔ انہیں چاہئے کہ سیدھی سادھی جس طرح گھروں میں رہتی ہیں آئیں۔"

(۵) ابوداؤد سے مروی ہے کہ ﷺ نے فرمایا

"عورتوں کو مسجدوں سے نہ روکو لیکن ان کے لئے گھر زیادہ بہتر ہیں۔"

(۶) ابن جریر ﷫ پردہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔

"کسی عورت کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر یقین رکھتی ہو جائز نہیں کہ وہ اپنا ہاتھ اس سے زیادہ کھولے۔ یہ کہہ کر آپؐ نے اپنی کلائی کے نصف پر ہاتھ رکھا۔"

ظلال القرآن میں ہے

"نبی پاک ﷺ کے زمانے میں عورتیں مسجد میں نماز کے لئے جاتی تھیں اور شروع میں انہیں روکا نہیں گیا۔ اس زمانہ میں تقویٰ و عفت تھی عورت چادر میں لپٹی ہوتی اور کوئی اسے پہچان نہ سکتا۔ اس کا جسم ڈھکا ہوا ہوتا فتنے کا خطرہ نہ تھا اس کے باوجود حضور ﷺ کے وصال کے بعد حضرت عائشہؓ نے عورتوں کا گھر سے نکلنا منع کر دیا۔"

پردے کے دیگر مسائل

حالت احرام میں پردہ' گھر کے اندر و باہر کا پردہ' چہرہ و آواز کا پردہ اور عورت اور جہاد وغیرہ جیسے اہم مسائل تو آیات کے مطابق زیر بحث آکر بیان ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ پردہ سے متعلق چند دیگر مسائل یہ ہیں۔

خواتین کے درجات

فقہا نے خواتین کو تین اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

(۱) وہ مسلمان عورتیں جو آزاد ہیں۔

(۲) زر خرید لونڈی۔

(۳) نابالغ بچی یا بزرگ خاتون۔

آزاد مسلمان خاتون

ایک آزاد مسلمان خاتون کے ستر اور پردے کی تفصیل بیان ہو چکی ہے۔

زر خرید لونڈی

زر خرید لونڈی کا ستر آزاد مرد کے ستر جتنا ہوتا ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ مرد کا ستر ناف سے گھٹنوں تک ہے جب کہ لونڈی کا ستر سینہ کے بشمول ہو گا۔ حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق لونڈی دوپٹہ ضرور اوڑھے۔

نابالغ بچی یا بزرگ خاتون

بچے جب تک بالغ نہ ہو جائیں لڑکے اور لڑکی کی تخصیص نہیں ہوتی۔ ہاں ذرا سمجھ دار ہو جائیں تو ان کے لباس میں فرق ہوتا چلا جاتا ہے۔ بچی کو بچپن ہی سے اوڑھنی کی عادت ڈالنا مناسب ہے اور بچوں کے جسم کو ڈھانپے رکھنا ان میں بچپن ہی سے حیا پیدا کرتا ہے۔ اسی نقطہ کے پیش نظر بچوں کے سامنے اپنا جسم بھی نہیں کھولنا چاہئے۔

بزرگ خاتون کا ستر بھی عام مسلمان خاتون جیسا ہی ہے ہاں جب خاتون ضعیف ہو جائیں تو ان کے لئے صرف چہرے کا ڈھانپنا ضروری نہیں رہتا۔ باقی سارا بدن کپڑوں میں چھپا ہونا چاہئے۔

پردے کے درجات

مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حجاب شرعی کے تین درجات ہیں۔

(۱) ادنیٰ درجہ

بجز چہرہ اور ہتھیلوں کے اور بعض کے نزدیک پاؤں کے بھی تمام بدن کپڑوں میں چھپا ہوا ہو یہ پردے کا ادنیٰ درجہ ہے۔

(۲) درمیانہ درجہ

چہرہ ہتھیلوں اور پاؤں کو بھی چھپا دیا جائے۔ اسے درمیانہ درجہ قرار دیا گیا ہے۔

(۳) اعلیٰ درجہ

عورت دیوار یا پردے کی اوٹ میں رہے اور اس کے کپڑوں پر بھی غیر مرد کی نظر نہ پڑے۔ (پردے کے احکام از مولانا تھانوی ؒ)

پہلا درجہ جو اصل مطلوب شرعی ہے وہ حجاب اشخاص ہے کہ عورتیں اپنے گھروں میں رہیں۔ لیکن شریعت اسلامی ایک جامع اور اکمل نظام ہے۔ جس میں انسان کی تمام ضروریات کی رعایت پوری کی گئی ہے۔ اسی لئے ناگزیر وجوہ کی بنا پر جب خواتین کسی وقت گھروں سے باہر نکلیں تو برقع یا لانبی چادر استعمال کریں۔ جس میں پورا جسم اور پورا چہرہ پوشیدہ ہو اور دیکھنے کے لئے ایک آنکھ استعمال کریں یا آنکھوں کے سامنے جالی استعمال کریں۔

آخری دونوں مدارج علماء و فقہائے کے مابین متفق علیہ ہیں البتہ تیسرا اور ادنیٰ درجہ بھی بعض روایات سے مفہوم ہوتا ہے جس میں صحابہؓ و تابعینؒ اور فقہائے امتؒ کی آراء مختلف ہیں کہ بوقت ضرورت عورتیں گھروں سے باہر نکلتے ہوئے چہرے اور ہتھیلیاں کھول سکتی ہیں بشرطیکہ سارا بدن مستور ہو۔

فقہا کے نزدیک پردہ

امام احمد بن حنبلؒ، امام شافعیؒ اور امام مالکؒ تینوں کے نقطہ نگاہ میں ہتھیلیاں اور چہرہ پردے میں شامل ہیں عورت ان کو کھلا رکھ کر گھر سے باہر نہیں آ سکتی۔

دورہ حاضر میں پردہ

حضور ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔

"کئی عورتیں جنہوں نے لباس پہنا ہوتا ہے لیکن وہ ننگی ہوتی ہیں۔ ناز و ادا سے چلتی ہیں اور ان کے سر اس طرح ہوتے ہیں جیسے اونٹوں کے کوہان یہ عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی اور نہ ان کو اس کی ہوا لگے گی۔"

آج کے اس فیشن پرست دور میں لباس اپنا اصل مقصد کھوتا جا رہا ہے۔ لباس جسے جسم ڈھانپنے کے لئے پہنا جانا چاہئے آج جسم کھولنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ لباس جسم کے آرام کے لئے تھا۔ اب وہ آرام دہ ہو یا نہیں فیشن کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ لباس کا مقصد نمود و نمائش نہیں وہ جسم کی ہو یا زر و دولت کی، مگر آج یہ قباحت بھی عام ہے۔

پہلے لوگ اپنی انسانیت کے باعث جانے اور مانے جاتے تھے آج کل ظاہری لبادے ہی پہچان بن گئے ہیں۔ حالانکہ حضورؐ نے ایسا لباس بھی زیب تن فرمایا جس میں پیوند لگے ہوتے تھے مگر وہ صاف ہوتا۔ مگر آج کل جو لباس ایک بار پہنا گیا وہ دوبارہ پہننا باعث عار ہے۔

اب ایسے عالم میں پردے کا شمار ہی کہاں آتا ہے؟

اب بھی جو صاحب ایمان لوگ اپنی خواتین سے پردہ کراتے اور جو مومن خواتین پردہ کرتی ہیں۔ یہ لوگ یہ معاشرہ انہیں فرسودہ خیال کہتا ہے۔ ایک نظر سے دیکھا جائے تو بات ٹھیک بھی ہے۔ پردے کا نظریہ اسلام نے دیا اور اسلام چودہ صدیاں پرانا ہے لیکن یہ بات باعث عار نہیں ہمارے لئے باعث فخر ہے کہ ہم آج بھی اپنی بنیادوں پہ قائم ہیں۔ الحمدللہ

پردہ پر اعتراضات

آج کل پردہ پر اس طرح کے اعتراضات عام ہیں

(۱) پردے میں رہ کر عورت ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتی۔ اس مادیت پرست معاشرے میں اپنا مقام پیدا کرنا پڑتا ہے جو پردے میں رہ کر ممکن نہیں ہے۔

(۲) پردے میں رہ کر عورت بے جا جھجک محسوس کرتی ہے چونکہ عورت کے لئے یہ ناگزیر ہے کہ وہ مردوں کے شانہ بشانہ کام کرے لہذا پردے کی صورت میں یہ ممکن نہیں ہے۔

(۳) پردہ جہالت اور پسماندگی کی نشانی ہے۔

اعتراضات کے جواب

سب سے پہلے تو یہ دیکھا جانا چاہئے کہ عورت کا دائرہ کار کیا ہے پھر معلوم ہو گا کہ وہ ترقی کی طرف جا رہی ہے یا تنزل کی طرف۔

اسلام وہ پہلا مذہب ہے جس نے عورت اور مرد کو برابر حقوق دیئے ورنہ ہندو اسے ستی کرتے تھے' عرب میں جائداد کے ساتھ مائیں بھی وارثوں میں تقسیم ہوتی تھیں۔ یورپین وحشی اقوام میں وہ فقط عیش کوشی کے لئے باندی تھی۔ غرض اسلام نے پہلی دفعہ اعلان کیا۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ یعنی اور عورتوں کے بھی حقوق ہیں جیسے مردوں کے ہیں۔

اسلام کی نگاہ میں مرد و عورت دونوں برابر ہیں فرق ہے تو صرف ان کے دائرۂ کار میں۔ مرد کو اللہ نے قوی الجثہ بنایا اور اس کے ذمہ خاندان کی کفالت کا بار پڑا اور خاتون کو اللہ نے نرم خو' نرم دل بنا کر اولاد کی پرورش' اور خاندان اور گھرہستی کی دیکھ بھال پہ متعین کیا۔ اس کی گود میں پل کر جوان ہونے والے قاسم و طارق اور حیدر و ٹیپو بنیں یہی اس کی کامیابی ہے۔ غیر محرم کی نظر سے اپنی عفت و آبرو کو محفوظ رکھے یہی اس کا وقار اور مقام و مرتبہ ہے۔

رزق کی تلاش سے تھک ہار کر گھر آنے والا خاندان کا کفیل جب لوٹ کر آئے تو گھر کا ماحول اس کی ساری تھکن کو بھلا دے۔ اسی میں اس کی خوشی اور دو جہاں کی راحت ہے۔

رہا سوال مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے کا' آزادی نسواں اور عورتوں کے حقوق کا' تو یہ بات بہت حیرت انگیز ہے کہ یہ جدید جاہلیت قدیم جاہلیت کے ساتھ

کس قدر مماثل ہے۔

قدیم زمانے کی مرنے والی تہذیبوں میں بھی یہی فلسفے تھے۔ کہیں اچھے لفظوں' حسین ناموں اور خوشنما نعروں سے متاثر کر کے عورت پہ اپنے حصے کا بار بھی ڈالا جاتا تھا اور ان کی آزادی سے فائدہ بھی اٹھایا جاتا تھا اور کہیں بے وقعت جان کر جب تذلیل کی جاتی تھی تو اس کا بھی یہی رنگ تھا۔

اچھے یا برے لفظوں میں سہی جب نتیجہ سدا یکساں ہی رہا ہے تو پھر پسماندگی اور جہالت کس طرف ہے ذرا صورت حال کو سامنے رکھ کر جائزہ لیجئے۔ ہاں وہ حقوق جو اسلام نے عورت کے مقرر کئے ہیں وہ مرد اور معاشرے کے ذمہ ہیں انہیں ادا کرے۔

جس آزادی بہ الفاظ دیگر عریانی' آوارگی اور اپنے حصے کا کام کرنے کے بعد مرد کا کام بھی کرنا جس کا آج اتنا شور ہے تو آیئے ان ملکوں اور تہذیبوں کا ذرا حال دیکھیں جو اس میں مبتلا ہیں جہاں یہ نام نہاد مسلمان پہنچنے کے لئے زور لگا رہے ہیں دریہ کہ وہ خود کیا کہتے ہیں۔

بے پردگی کے نقصانات

(۱) عائلی زندگی کا بگاڑ

ایک مغربی لیڈی ڈاکٹر ایڈلین کے مطابق

"وہاں عورت کو خلاف فطرت آزادی دی گئی تو عورت گھریلو ذمہ داریوں سے کنارہ کش ہو گئی اور عائلی زندگی درہم برہم ہو گئی۔"

(۲) غیرمہذب معاشرہ

جرمن مفکرین کے مطابق ان کے معاشرے میں بڑا خلل پایا جاتا ہے۔ اس وجہ سے کہ عورت مرد کے برابر شریک کار ہے۔ جس سے انسانی شرافت کا خاتمہ ہو رہا ہے اور عورت کو اپنی من مانی کرنے میں آسانی پیدا ہو گئی ہے۔ جس سے تہذیب و تمدن تباہ ہو گئے ہیں۔

(۳) قوموں کا انحطاط

لارڈ بیرن قدیم یونان کے انحطاط کے اسباب بیان کرتا ہے :۔

"وہاں عورت کو بے جا آزادی دی گئی۔ پھر جہاں جس قوم میں شرافت کے اصولوں کا خاتمہ ہو جائے وہ قومیں تباہ ہو کر رہتی ہیں۔ تمام تر ترقی کے باوجود جاہلیت کا شکار ہو جاتی ہیں اور اسی بے پردگی نے بہت سی اقوام کو تباہ کیا ہے۔"

(۴) کثرت جرائم

علامہ فرید رحمۃ اللہ علیہ تاریخ کی روشنی میں فرماتے ہیں۔

"مگر یہ بات ہوئی کہ جب انہیں بے پردہ بنایا گیا تو بتقاضائے فطرت مرد ان پر مائل ہونے لگے اور اس کے لئے آپس میں کٹنا مرنا شروع ہو گئے یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو ماننے میں کوئی شخص عار محسوس نہیں کرتا۔"

(۵) اخلاق کی پستی

مغربی مفکرین کے تجزیہ کے مطابق آمدنی بڑھانے کے لئے عورت نے گھر بار چھوڑ دیا۔ اس سے آمدنی تو بڑھ گئی مگر اخلاق پست ہو گئے۔

(۶) گھریلو زندگی کی تباہی

انگریز مفکر سموئیل کہتا ہے

"جس نظام میں یہ بات لازم قرار دی گئی کہ عورت کارخانوں میں مردوں کے ساتھ مل کر کام کرے گی تو یقیناً اس کا یہ نتیجہ سامنے آئے گا کہ گھریلو زندگی تباہ ہو جائے گی۔ معاشرتی روابط میں کدورت پیدا ہو جائے گی۔ اولاد اور والدین کے درمیان دوری پیدا ہو گی اور عورت کے اخلاق و کردار میں گراوٹ پیدا ہو گی"

(۷) بے حیائی کی وبا

عورت طبعاً" کمزور ہے اور مرد قوی بالارادہ اور بالاتر سمجھا جب عورت پردہ کی حدود و قیود کو پھلانگتی ہے تو مرد کو آگے بڑھنے کے لئے تقویت ملتی ہے کیونکہ

عورت کی فطری کمزوری اور جسمانی ساخت میں مرد کے لئے توجہ اور دعوت کا پہلو ہے مغربی اقوام اسی کیفیت کا شکار ہیں۔ آج نہ وہاں کوئی کسی کی بہن ہے نہ بیٹی اور نہ ماں۔ وہ صرف اور صرف عورت ہے رشتوں تک کا تقدس و لحاظ مٹ گیا ہے اور یہی بے حیائی کی منزل ہے۔

(۸) نسل کشی

بچوں کی پرورش اعلیٰ درجہ کا اخلاقی کام ہے جو ضبط نفس، قربانی خواہشات، تکالیف اور محنتوں کی برداشت اور جان و مال کے ایثار کا نام ہے خودغرض اور نفس پرست لوگ جن پر انفرادیت اور بہیمیت کا پورا تسلط ہو چکا ہو وہ اس خدمت کی انجام دہی کے لئے کسی طرح راضی نہیں ہو سکتے۔

(۹) فتنہ نظر

جہاں نظارے عام ہوں وہاں فتنہ نظر بھی عام ہو جاتا ہے اسی کو حضور ﷺ نے نگاہ کا زنا قرار دیا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے۔

"پہلی نگاہ معاف ہے مگر دوسری نہیں۔"

(۱۰) سلطنت کا عروج و زوال

ایک مسلمان مفکر کا بیان ہے۔

"سلطنت کا عروج و زوال محض اس لئے تھا کہ جب تک وہاں عورت کا معاشرے میں خلط ملط نہ ہوا عروج رہا۔ جہاں اختلاط شروع ہوا تو زوال آ گیا۔

حدود اللہ کو بار خاطر نہ لانے کے نتیجے میں سامنے آنے والی بے شمار قباحتوں میں سے یہ تو تھے چند نقصانات۔ آیئے اب یہ دیکھتے ہیں کہ پردے کے ثمرات کیا ہیں۔ آخر وہ خالق کائنات ہے تخلیق انسان کا مالک، اس سے بہتر کون جانتا ہو گا کہ ہمارے لئے کیا صحیح ہے اور کیا غلط۔

تو اس کی بات کو ذرا مان کر تو دیکھیں کہ آخر اس میں ہماری فلاح کے لئے کیا کیا حکمتیں مضمر ہیں۔ ذرا ہم بھی ان سے مستفید ہوں۔

پردے کے فوائد اور حکمتیں

نقصانات کے پیش نظر ہمیں کافی حد تک اندازہ ہو چکا ہے کہ اسلام سے باہر نہ کسی کے حقوق محفوظ ہیں اور نہ آزادی' نہ عزت و عصمت ہی محفوظ ہے اور نہ انسانی وقار اور حریت۔

دراصل اسلام سے باہر نیکی' بھلائی اور اخلاق کا تصور ہی نہیں ہے کیونکہ اسلام ہر طرح کی نیکی اور بھلائی کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اب اسلام کے احکام پردہ کے اثرات و نتائج دیکھیے۔

۱۔ خاندان کی تنظیم

گو کہ خاندان معاشرے کا سب سے چھوٹا ادارہ ہوتا ہے لیکن یہ معاشرے کے لئے ایک اکائی کی حیثیت رکھتا ہے۔ خاندان ہی ہر فرد کی ابتدائی درسگاہ ہوتا ہے بچہ ماں کی آغوش میں آنکھیں کھولتا ہے یہاں نہ صرف اس کی جسمانی بلکہ ذہنی و اخلاقی نشو و نما بھی ہوتی ہے۔ خیر و شر سے متعارف کرانے والے اس کے والدین ہی ہوتے ہیں۔ اب اگر خاتون خانہ ایک نیک مسلمان خاتون ہو گی تو جتنا وقت کسی بے پردہ خاتون کا Window Shopping میں' بلامقصد گھومنے پھرنے اور پارٹیوں کی زینت بننے میں صرف ہوتا ہے وہ اسی وقت کو اپنے گھر کے اندر اپنے تقدس کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے بچوں کی تربیت و نگہداشت میں' اپنے بزرگوں کی خدمت میں اور باہمی ربط کو مستحکم رکھنے کے لئے اپنے عزیزوں میں یگانگت قائم رکھنے میں صرف کرے گی اور یہی اس کی معاشرتی' اخلاقی اور مذہبی ذمہ داریاں ہیں جن سے اگر وہ بطریق احسن عہدہ براء ہو گی تو یہ ایک کامیاب' پرامن اور مستحسن اسلامی معاشرے کی طرف پہلا قدم ہو گا۔

۲۔ مرد کی قوامیت

ایک خاندان کی ہیئت ترکیبی میں دو بنیادی افراد کی ضرورت ہوتی ہے یعنی ایک مرد اور ایک عورت۔ قدرت نے انفرادی طور پر دونوں کو خودکفیل نہیں بنایا۔

نہ تو صرف مرد ہی خاندان کی تشکیل کا موجب ہو سکتا ہے اور نہ عورت ہی اکیلی خاندان کی تعمیر میں کوئی کردار ادا کر سکتی ہے۔ اسلام نے دونوں کی ذمہ داریاں ان کی تخلیق کے اعتبار سے مقرر فرما دیں۔ قرآن حکیم میں ہے۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَاۗءِ (۴ : ۳۴)

"مرد عورتوں کے نگران و محافظ ہیں۔"

اس لئے اسلام نے مرد کو خاندان کا کفیل بنایا اور گھر کا نظم و نسق منضبط طریقے پر چلانے کے لئے گھر کا سربراہ بنایا۔ خاتون کو اس کا معاون قرار دیا اور گھر کو چلانے کی ذمہ داری سونپی اور یہ کہ وہ اولاد کی پرورش کرے۔ اس کے لئے گھر میں قرار پکڑے اور بلاوجہ اپنا مسکن نہ چھوڑے۔

پھر دونوں کے حقوق و فرائض کا تعین کر کے اسلام نے ہر ایک کو دوسرے پر زیادتی کرنے سے روک دیا۔

۳۔ عورتوں کے حقوق کا تحفظ

1 ۔ وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (۴ : ۱۹)

"اور اپنی بیویوں کے ساتھ اچھی طرح سے رہو۔"

دنیا کی سماجی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مرد نے عرصہ دراز تک عورت کو اس کے جائز حقوق سے محروم رکھا۔ عورت کو اپنی باندی اور جائداد کا حصہ تصور کیا۔ قابل فروخت سمجھا۔ کبھی باعث ننگ و عار جانا اور زندہ درگور کرنے کی مذموم رسم کو جاری کیا۔ لیکن اسلام نے آ کر اسے اس کا جائز مقام دلایا اور عورت کو مرد کی عزت قرار دیا۔

2 ۔ ھُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (۲:۱۸۷)

"وہ تمہارے لئے لباس (پردہ) ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو۔"

اور پردہ خاتون کے تقدس کا ضامن اور عزت کا محافظ ہے قرآن اسی لئے اس پر زور دیتا ہے کہ پردہ کرو تاکہ تمہیں عام لونڈی سمجھ کر چھچھورے لوگ نہ چھیڑیں۔

۴۔ تحفظ عصمت

پردہ ایک خاتون کی عفت و عصمت کے تحفظ کا سبب بھی ہے نہ وہ نامحرم اشخاص کے درمیان بے پردہ جائے گی اور نہ ہی اس کی عصمت پہ حرف آنے کی کوئی صورت پیدا ہو گی۔

جہاں ایک طرف اسلام نے عورت کو چادر اور چار دیواری کا تحفظ فراہم کیا وہیں دوسری طرف مسلمانوں کو یہ بھی حکم دیا کہ

تم پر تمہارے مسلمان بھائی کی جان' مال اور آبرو حرام ہے۔ (الحدیث)

۵۔ تحفظ نسب

اسلام نے ہر برائی کی جڑ پہ وار کیا ہے۔ پردہ بنیادی طور پر مرد و زن کے اختلاط کو ہی ممنوع قرار دیتا ہے جس کے نتیجے میں انسان بڑی بڑی برائیوں سے بچ جاتا ہے۔ اسلام کے مطابق زندگی گزارنا بہت سہل اور سادہ ہے۔ جہاں ہم صراط مستقیم سے ہٹتے ہیں زندگی میں پیچیدگیاں شروع ہو جاتی ہیں۔

خاتون پہ یہ بھی ذمہ داری عائد کی کہ جس مرد کو اس کا شوہر پسند نہیں کرتا اسے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر میں داخل نہ ہونے دے اور نہ ہی بلا اجازت اس سے بات کرے۔

قرآن کریم نے خود پردہ کی یہ حکمت بیان کی ہے کہ

ذٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ (۳۳:۵۳)

"اس سے تم مردوں اور تم عورتوں کے دل پاک ہو جائیں۔"

۶۔ بے حیائی کا خاتمہ

دنیا میں بہت سی اقسام کے جرائم پائے جاتے ہیں۔ کسی جرم کا اثر انفرادی ہوتا ہے اور بہت سے جرائم کا اثر اجتماعی ہوتا ہے ایسے جرائم میں فحاشی اور بے حیائی سرفہرست ہیں۔ یہ ایسے گناہ ہیں جو پورے معاشرے کو متاثر کرتے ہیں۔

اس کا سب سے بڑا محرک وجود زن ہے۔ عورتوں کا بے پردہ زیب و زینت

کے ساتھ کھلے عام پھرنا بہت سے جرائم کا پیش خیمہ ہے۔ پردہ سے یکسر یہ تمام سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ بے حیائی اور فحاشی کا محرک وجود بدل کر مقدس اور محترم ہو جاتا ہے۔

یوں بھی عورت کی فطرت کے اندر حیا کا ایک پہلو موجود ہے۔ پردہ سے اسی فطری جذبہ کی تسکین ہوتی ہے اور حیا تو ایمان کی ستر شاخوں میں سے ایک ہے۔

۷۔ اصلاح باطن و اصلاح اعمال

پردہ سے دل میں پاکیزہ احساسات جنم لیتے ہیں۔ نگاہ میں حیا پیدا ہوتا ہے۔ انداز و اطوار میں بے باکی نہیں رہتی اور نتیجہ" نفسانی وسوسوں کا تدارک عمل میں آتا ہے۔ جو اصلاح باطن کا سبب بنتا ہے اور یہ باطن کی اصلاح ظاہری عمل پر بھرپور اثر ڈالتی ہے۔

نبی پاک ﷺ کے فرمان کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ

"نگاہ کا بھی زنا ہوتا ہے کہ وہ غلط کام کو ہوتا دیکھے' کانوں کا بھی زنا ہے کہ وہ غلط بات سنیں اور زبان کا بھی زنا ہے کہ وہ فحش بات کہے۔"

جب کسی کو اطاعت اور ذکر الٰہی سے اصلاح باطن نصیب ہو جاتی ہے تو پھر نگاہوں کو جھکانا نہیں پڑتا' نظریں اٹھتی ہی نہیں ہیں۔

میں آپ کو اس کی ایک مثال دیتی ہوں کہ پچھلے دنوں جب مجھے اویسیہ سوسائٹی میں کچھ روز رہنے کا موقع ملا تو ایک شام ہم سب ایک ساتھی کے ہاں مدعو تھے۔ شام گہری ہو گئی تو مرد حضرات کے نکلنے کے بعد ہم خواتین بھی برقعوں میں گھر سے باہر نکلیں۔ بالکل پاس ہی جانا تھا اس لئے گاڑی کا تکلف نہیں کیا گیا۔ ابھی ہم چند ہی قدم چلی ہوں گی کہ سامنے سے ایک گاڑی کی ہیڈ لائٹس نمودار ہوئیں۔ ہم سب ایک قطار کی صورت سڑک کے کنارے جا رہی تھیں اور باپردہ تھیں لیکن پھر جب گاڑی ذرا نزدیک ہوئی تو ان صاحب نے گاڑی کی ہیڈ لائٹس آف کر دیں۔ اور جب ہمارے پاس سے گاڑی گزر گئی تو پھر آن کر لیں۔

نہ ہم انہیں جانتے ہیں نہ وہ ہمیں جانتے تھے۔ لیکن اسلام ایسا مذہب ہے۔

ایک ایسا رشتہ ہے جو صرف اپنے ہی نہیں دوسروں کے حرم کا بھی احترام کرواتا ہے اور آپ کو خود اپنا آپ محترم اور مقدس سا محسوس ہوتا ہے۔

اندر سے جب کوئی تبدیلی اٹھتی ہے تو اس کا فائدہ یہی ہوتا ہے کہ ایک ایک عضو پہ حد نہیں لگانا پڑتی' نفس اور شیطان کے خلاف مجاہدہ آسان ہو جاتا ہے ورنہ معاشرے کے ناپسندیدہ اثرات سے بچنا ایک کمزور انسان کے لئے کیسے ممکن ہے۔

۸۔ اصلاح اخلاق

اسلام نے اخلاقیات پہ بہت زور دیا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔

اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ "میں مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا ہوں"

اسلام نے جب بے پردگی سے روکا تو اس کی سب سے بڑی حکمت خود قرآن کریم نے بتائی۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ (۳۳:۳۳)

"بے شک اللہ تم سے ہر گندگی کو دور کرنا چاہتا ہے۔"

بے پردگی اسلامی اخلاقیات کی زد میں بھی آتی ہے اسی لئے تو اللہ نے عورتوں کو ہدایت فرمائی کہ اپنے گھروں میں ٹک کر رہو جو تمہارا اصل مقام ہے۔ نہ کہ اس سے باہر بھاگتی پھرو اور گھر کو قید خانہ سمجھو۔

ہاں جب گھر سے نکلنے کی ضرورت پیش آئے تو اس طرح نہ نکلو جیسے زمانہ جاہلیت کی عورتیں بن ٹھن کر جسم کی نمائش کرتیں اور اپنی زیب و زینت دکھلاتی پھرتی تھیں۔ بلکہ ایک مسلمان عورت کی شان کے ساتھ نکلو۔ کہ تنگ کرنا تو درکنار کوئی دیکھتے ہوئے بھی جھجک محسوس کرے۔

۹۔ جرائم کا خاتمہ

پردہ معاشرتی زندگی کا سب سے اہم مسئلہ ہے۔ اسلام چونکہ ایک الہامی مذہب ہے اور اس کے پیش نظر قیامت تک کی انسانیت کی بھلائی ہے اس لئے اللہ

تعالیٰ نے ہر برائی کے خاتمہ کے لئے اس کے مقدمات پہ بھی پابندی لگائی ہے جس کے پیش نظر ایک اقدام تدریجاً" احکام پردہ نازل فرمانا بھی ہے۔

پردہ سے اصل مقصود زنا' بدکاری' فحاشی' عریانیت' آوارگی اور بے حیائی کا خاتمہ ہے۔ اس لئے اسلام نے پہلے گھروں کو غیر مردوں سے محفوظ و مامون قرار دیا۔ اور استیذان کو واجب قرار دیا پھر عورت کو چار دیواری تک محدود رہنے کا حکم دیا اور پھر باہر نکلنے کی صورت میں مشروط اجازت دی۔

اس سب کے باوجود جو شخص ان حدود و قیود اور پابندیوں کے حصار کو پھاند کر باہر نکلتا ہے تو اس پر ایسی سخت اور عبرت آموز سزا جاری کی ہے کہ ایک مرتبہ کسی بدکردار پہ یہ حد جاری ہو جائے تو پوری قوم کو عبرت حاصل ہو اور برائی کی شدید مذمت کے ساتھ ساتھ بدکرداروں کے حوصلے بھی پست ہوں۔

وہ سزا سنگساری ہے۔ مرد و عورت دونوں کے لئے یکساں اور پورا معاشرہ اس سزا کو دینے کے عمل میں شریک ہوتا ہے۔

۱۰۔ مہذب و پاکیزہ معاشرے کی بنیاد

ایک پاکیزہ اسلامی معاشرہ ہی مہذب کہلانے کا اہل ہے۔ اسلامی تہذیب پاکیزہ ترین اصول و قوائد کو اپنا مرکز قرار دیتی ہے جو عقل و دل کو بہ یک وقت مطمئن اور شاد کرتی ہے۔

پردہ سے ایک پاکیزہ ماحول جنم لیتا ہے جو پورے معاشرے پہ اس کے رہن سہن اور آداب' معاشرت پر اثر ڈالتا ہے اور صحیح معنوں میں ایک مہذب اسلامی معاشرے کی بنیاد پڑتی ہے۔

میرا موضوع اپنے اختتام کو پہنچتا ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ میری اس کاوش سے میری بہت سی بہنوں کے ذہنوں میں چھائے کئی شبہات کا ازالہ ہوا ہو گا۔

اللہ ہمیں صحیح اسلامی تعلیمات کو جاننے' سمجھنے اور ان پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق دے تاکہ ہم اسلامی اقدار کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ (آمین ثم آمین)

☆ ☆ ☆